یادداشت

18

درس هجدهم

حکایتی از گلستان

(گلستان سے ایک حکایت)

سبق کا تعارف

اس سبق میں فارسی کے مشہور شاعر و ادیب شیخ سعدی اور ان کی کتاب ''گلستان'' کے بارے میں معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں ۔ اس سبق میں جو حکایت آپ پڑھیں گے وہ اس کتاب یعنی ''گلستان'' سے لی گئی ہے۔

اس سبق سے آپ سیکھیں گے

- اس سبق سے آپ کو ایران کے ایک انصاف پرور بادشاہ نوشیروان کے بارے میں پتا چلے گا کہ وہ اپنی رعایا پر نمک کے برابر بھی ظلم وستم کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔
- ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوگا کہ گلستاں کی حکایتیں نہایت دلچسپ زبان میں بیان کی گئی ہیں۔

بات میں زور پیدا کرنے کے لیے اشعار کا سہارا بھی لیا گیا ہے۔ کوئی بھی انسان ان حکایتوں پر عمل پیرا ہو کر اچھے اخلاق کا حامل اور ایک اچھے سماج کا نمائندہ ہوسکتا ہے۔

یادداشت

18.1 اصل متن

آورده اند که نوشیروانِ عادل را، در شکارگاهی، صید کباب کردند و نمک نبود. غلامی به روستا رفت تا نمک آرد. نوشیروان گفت: نمک به قیمت بستان تا رسمی نشود و ده خراب نگردد. گفتند: از این قدر چه خلل آید. گفت: بنیادِ ظلم در جهان اوّل اندکی بوده است، هر که آمد برو مزیدی کرده تا بدین غایت رسیده:

اگر ز باغِ رعیّت ملک خورد سیبی
بر آورند غلامانِ او درخت از بیخ

به پنج بیضه که سلطان ستم روا دارد
زنند لشکریانش هزار مرغ به سیخ

18.2 الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عادل	انصاف کرنے والا	شکارگاهی	شکار کرنے کی جگہ
صید	شکار کیا ہوا جانور	روستا	گاؤں
بستان(به ستان)	لو (حاصل کرو)	رسمی	ایک رواج / ایک طریقہ
نگردد	نہ ہو جائے	غایت	انجام/انتہا
رعیّت	رعایا/ پبلک	بیخ	جڑ
لشکریانش	لشکریان+ش= اس کی فوج کے سپاہی		

یادداشت

18.3 ترجمہ

کہتے ہیں کہ نوشیروانِ عادل کے لیے ایک (شکارگاہ میں شکار کیے ہوئے جانور کے گوشت) کے کباب بنائے جارہے تھے اور نمک نہیں تھا۔ ایک غلام ایک گاؤں میں گیا تاکہ نمک لائے۔ نوشیروان نے اس سے کہا، نمک قیمت دے کر لانا تاکہ (غلط) رواج نہ پڑجائے اور گاؤں ویران نہ ہوجائے۔ لوگوں نے کہا: اتنے سے (نمک سے) کیا برائی پیدا ہوگی۔ اس نے کہا: دنیا میں پہلے ظلم کی بنیاد برائے نام ہی تھی لیکن جو کوئی آیا اس میں اضافہ کرتا گیا۔ یہاں تک کہ (ظلم) اس انتہا درجے کو پہنچ گیا۔

اگر بادشاہ رعایا کے باغ سے ایک سیب بھی (زور زبردستی کے ساتھ) کھاتا ہے تو اس کے غلام اس باغ کے پیڑ جڑ سے اکھاڑ لیں گے۔

نوٹ: اگر بادشاہ زبردستی پانچ انڈے چھین لیتا ہے تو اس کے لشکر والے ہزاروں مرغیاں بھون کر کھاجائیں گے۔

18.4 گلستاں کے مصنّف سعدی شیرازی کے مختصر حالات

یہ حکایت فارسی کے مشہور شاعر اور ادیب شیخ سعدی نے گلستاں میں بیان کی ہے۔ وہ ایران کے ایک مشہور شہر شیراز میں پیدا ہوئے تھے۔ اسی شہر میں ان کی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا۔ پھر وہ مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے بغداد چلے گئے اور تقریباً چالیس سال تک سیر و سیاحت میں مشغول رہے۔ اسی مدت میں وہ وسیع مشاہدے اور بہت سے تجربات سے بہرہ ور ہوئے۔ پچاس سال کی عمر میں انھوں نے گلستاں لکھی۔ یہ کتاب نثر میں ہے اور اس میں حسب ضرورت اشعار بھی آئے ہیں۔ یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں اچھے اخلاق پر زور دیا گیا ہے۔ سعدی کی دوسری تصنیفات میں 'بوستان'، اور ایک 'دیوان' ہے۔ ۶۹۱ ہجری میں نوّے سال کی عمر میں سعدی کا انتقال ہوا۔ ان کا مزار شیراز میں ہے۔ سعدی کے اکثر شعر اور جملے ضرب المثل بن چکے ہیں۔

یادداشت

18.5 متن پر مبنی سوالات

الف: درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے:

1- اس حکایت سے کیا درس ملتا ہے؟

2- نمک قیمت دے کر لانے کے لیے کیوں کہا گیا؟

3- گاؤں ویران کس طرح ہوسکتا تھا؟

4- اگر بادشاہ ایک سیب چھین لیتا ہے تو اس کا لشکر کیا کام کرتا ہے؟

5- دنیا ظلم سے کس طرح بھر جاتی ہے؟

ب: خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

1- **صید کباب کردند و .... نبود. (غلامی، نمک، شکار)**

2- **غلامی به .... رفت. (ماه، روستا، قیمت)**

3- **نمک به قیمت بستان تا .... نشود. (رسمی، خراب، بنیاد)**

4- **ازین قدر چه .... آید. (خرابی، خلل، قیمت)**

5- **بنیاد ظلم در .... اوّل اندکی بوده است. (ده، شهر، جهان)**

ج: درج ذیل جملوں کو درست کیجیے:

1- **نوشیروان گفتم.**

2- **دِه خراب نگردید.**

3- **نوشیروانِ عادل پادشاه ایران نبودی.**

4- **تا بدین غایت نرسیده.**

5- **غلامانِ او درخت از بیخ برآوریم.**

یادداشت

د: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

1- نوشیروان.	2- روستا.
3- شکارگاہ.	4- غلام.
5- خراب.	

18.6 تاکید

1- اصل متن کو زور زور سے پڑھیے اور اس کے نئے الفاظ یاد کیجیے۔

2- اس حکایت کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

18.7 اس سبق سے آپ نے سیکھا

- اس سبق سے آپ کو فارسی کے مشہور شاعر و ادیب شیخ سعدی اور ان کی مشہورِ زمانہ کتاب گلستان سے واقفیت حاصل ہوئی۔
- ایران کے ایک انصاف پرور بادشاہ نوشیروان کی سیرت اور نیک خیالات سے بھی آ گاہی ہوئی۔
- ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ ظلم کتنا ہی کم کیوں نہ ہو اس سے دور رہنا چاہیے کیوں کہ ظلم بڑھتے بڑھتے ساری دنیا کو برباد کرسکتا ہے۔

18.8 متن پر مبنی سوالات کے جوابات

الف: سوالوں کے جواب:

1- اس حکایت سے ذرا سا بھی ظلم نہ کرنے کا درس ملتا ہے۔

2- تا کہ گاؤں جور و ستم کی بنا پر برباد نہ ہو جائے۔

یادداشت

3- بادشاہ کی پیروی میں اس کے فوجی بھی ظلم کرنے لگتے اور گاؤں ویران ہوجاتا۔

4- اس کالشکر پورا باغ ہی جڑ سے اکھاڑ لیتا ہے۔

5- پہلے تھوڑا ظلم ہوتا ہے، پھر ہر آنے والا اس میں اضافہ کرتا جاتا ہے اور دنیا ظلم سے بھر جاتی ہے۔

ب: خالی جگہوں کے مناسب الفاظ:

1- نمک	2- روستا	3- رسمی
4- خلل	5- جهان	

ج: جملوں کی اصلاح:

1- نوشیروان گفت.

2- دِه خراب نگردد.

3- نوشیروانِ عادل پادشاه ایران بود.

4- تا بدین غایت رسیده.

5- غلامانِ او درخت از بیخ برآورند.

د: الفاظ کے جملے:

1- نوشیروان : نوشیروان پادشاه ایران بود.

2- روستا : غلام نمک از روستا آورد.

3- شکارگاه : در شکارگاه صید کباب کردند.

4- غلام : غلام به روستا رفت.

5- خراب : دِه خراب نگردد.